السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں!اکثر یہ رواج ہے کہ اگر کوئی صاحب نیا مکان بنائے یا فیکٹری چالو کرے تووہاں پر دینی مدارس کے طلبا کو بلا کر قرآن خوانی کرائی جاتی ہے ، نیز آیت کریمہ کا وظیفہ جو سوا لاکھ مرتبہ کھجوروں کی گھٹلیوں پر پڑھایا جاتا ہے ۔ اس کا ورد ہوتا ہے اور بعد میں پڑھنے والا طلباء کو کھانا کھلایا جاتا ہے ۔ بعض دفعہ اس کام کے ٹھیکیدار یہ بھی طے کرتے ہیں ہم آپ سے اس کام کا معاوضہ بالکل نہیں لیں گے بس چار ہزار یا آٹھ ہزار وغیرہ وغیرہ کی رقم ہمارے مدرسہ کو چندہ دے دینا۔

کیا یہ ساری کارگزی سنت رسول اللہ ﷺ ہے یا بدعت کے ذیل میں آتی ہے ؟ ایسا کرنے کرانے والے کو ثواب ملے گا یا گناہ ؟ ایسی مجالس میں شمولیت کیس ہے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن خوانی نہ تو رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے اور نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور نہ سلف صالحینؒ سے اس کا ثبوت ملتا ہے ۔

حالانکہ مکانات اور دکانیں اس وقت بھی تعمیر ہوتی تھیں اور پھر صحابہ کرامؓ اور سلف صالحینؒ اس کی برکات کے حصول میں ہم سے کہیں زیادہ مشتاق تھے ، یعنی مقتضی اور داعیہ اس وقت بھی موجود تھا لیکن بایں ہمہ اس طرح کی قرآني خوانی کی دعوتوں کا اہتمام قطعاً ثابت نہیں ۔ لہٰذا یہ بھی بدعت ہے ۔ اہل حدیث کو ان بدعات سے ضرور اجتناب کرنا چاہیے ۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے تو گھٹلیوں پر لا الہ الا اللہ کے وظیفہ کو بھی بدعت قرار دیا تھا، جیسا کہ سنن دارمی میں یہ مسئلہ مفصل مرقوم ہے ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص290

محدث فتویٰ